رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان یاتی المسیح بعد یوسف نشرفی الارض... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم سہ شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشا حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور تکان کی وجہ سے بہت خراب ہے۔ سارے جسم میں درد بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم سید ذاکر علی شاہ صاحب کرمانی ساکن شیر گڑھ ضلع منٹگمری پرسوں یہاں تشریف لائے۔ کل حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے آپکو شرف ملاقات بخشا۔ آج آپ نے قادیان کے اہم مقامات دیکھے کل صبح کی گاڑی سے آپ واپس تشریف لے جائیں گے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو کرتو ضلع شیخوپورہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

جلد ... | ۱۷ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۲۰ شوال ۱۳۶۵ ھ | ۱۷ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱۷

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

مغربی افریقہ میں سلسلہ کی عمارات اور خرید زمین کے لئے چندہ کی تحریک

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور مولوی نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کی ایک رپورٹ پیش ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک چٹھی مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون مشن کی بھی تھی۔ جس میں حالات پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور لکھا تھا۔ کہ

حضور "بوسکول" کی عمارت پر تقریباً ایک ہزار پونڈ خرچ ہو چکا ہے۔ اور پچاس یا ساٹھ پاؤنڈ اور خرچ ہونگے۔ پھر خدا کے فضل و کرم سے عمارت مکمل ہو جائے گی اس ایک ہزار پاؤنڈ میں پانچ سو پونڈ تو وہ ہے جو قرض لے کر خرچ کیا گیا ہے۔ اور یہ قرض اب تک اسی طرح واجب الادا ہے اس قرض کے علاوہ چندوں کی آمد جو ہو رہی تھی۔ اس میں بھی کمی واقع ہو گئی۔ کیونکہ جہاں گزشتہ سال افریقہ کی جماعتوں نے سکول کی عمارت کے لئے دل کھول کر چندہ دیا۔ وہاں افریقہ کے مخلصین نے تراجم قرآن پاک کے فنڈ میں بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ علاوہ ازیں مبلغین کے دفعۃً آجانے پر بھی اخراجات میں زیادتی ہو گئی۔ اس لئے نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ مبلغین کا معمولی الاؤنس نکالنا بھی خطرہ میں پڑ گیا مگر تاہم خدا کے فضل و کرم سے کام بدستور جاری ہے سب سے بڑی بات جس کا غم اور فکر میرے دماغ کو پریشان کر رہا ہے۔ وہ قرضہ کا جلد اترنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جب یہ کیفیت پیش ہوئی۔ تو حضور نے اس پر فرمایا۔

"جب یہ کام ہو چکا ہے۔ تو اب اسے ایک نعمت سمجھنا چاہیئے۔ جب مصیبت کا وقت گزر جائے۔ تو اس پر زیادہ کڑھنا اچھا نہیں۔ قرض ہے مگر اتنا نہیں۔"

دوسری طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم مبارک سے فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو حسب ذیل ہدایت رقم فرمائی۔

"دفتر چندے کی تحریک کر کے ان کی کچھ مدد کرے۔ ایک سو پونڈ انشاء اللہ تعالیٰ میں چندہ دونگا۔ دوسرے صاحب ثروت دوستوں کو ایک سو نام لے کر تحریک کی جائے۔"

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے ایک تازہ ہدایت موصول ہوئی۔ جو یہ ہے۔

"تعمیرات افریقہ کے لئے موجودہ سے زیادہ مطالبہ کریں۔ دو تین جگہ عمارت کی ضرورت ہے۔ کچھ بو کے مدرسہ کے لئے۔ اس سے بھی اہم ضرورت فری ٹاؤن میں جگہ کا خریدنا ہے۔ اسی طرح لیگوس میں بھی جگہ خریدنا ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افزا کلمات طیبات کا مطالعہ کرتے ہوئے احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احمدیہ جماعت کی یہ ضرورتیں فوری اور اہم ہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک یہ تحریک اس قدر ضروری ہے کہ حضور نے خود اس میں ایک سو پونڈ کا گراں قدر اور شاندار عطیہ عطا فرمایا۔ اور ان احباب کرام کے لئے جو حضور کی آواز پر لبیک کہنے میں سعادت سمجھتے ہیں جن کو یہ یقین ہے کہ حضور کی آواز خدائی آواز ہے۔ ان کے لئے اپنا پاک نمونہ پیش فرما کر تحریک فرمائی۔ کہ وہ بھی اس ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر جلد سے جلد اپنی قربانی پیش کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک خاص چٹھی کے ذریعہ بعض خاص احباب کرام کو بھی تحریک ارسال کی گئی ہے۔ کہ بوسکول بو اور دوسرے مقامات میں جو عمارتیں بننے والی ہیں۔ یا جہاں جہاں مرکز قائم کرنے کے لئے جگہ خریدنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ احباب جلد از جلد روپیہ ارسال کرنے کا انتظام فرمائیں۔

اب اخبار میں یہ تحریک اس لئے شائع ہو رہی ہے۔ کہ جن دوستوں کو کسی وجہ سے ڈاک میں تحریک نہ پہنچ سکی ہو۔ یا جن دوستوں کو یہ تحریک بھیجی تو نہیں گئی۔ مگر وہ حضور کی اس تحریک میں بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ ان کو بھی شمولیت کا موقعہ مل سکے۔

احباب کرام پر یہ امر واضح رہنا چاہیئے کہ یہ سلسلہ تحریک جدید جو تحریک حضور کی طرف سے ہوتا ہے وہ جبری نہیں ہوتی۔ نہ اس میں اصرار ہوتا ہے۔ بلکہ سراسر طوعی ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی صاحب توفیق ہے اور اسکے دل میں خدا کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ تو طوعی کہنا تو الگ رہا۔ اگر لوگ اسکے راستہ میں روک بنکر بھی کھڑے ہو جائیں۔ تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا۔ کیونکہ اسکے دل میں جو محبت خدا تعالیٰ کی پائی جاتی ہو گی۔ اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو اسلام کی خدمت سے روک نہیں سکتی۔ پس مبارک ہے وہ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد پر انشراح صدر سے لبیک کہتا اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کا موقعہ ملنے کو اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان جانتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تحریک میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ (نوٹ) اس تحریک کا روپیہ فنانشل

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۶ ستمبر۔ آج سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم ارشادات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

تھوڑے دن ہوئے انگریزی اخبارات میں ایک تار چھپا تھا۔ بعد میں اس کا ترجمہ اردو اخبارات میں بھی چھپ گیا تھا۔ اس میں بتایا گیا تھا۔ کہ فن لینڈ کے مسلمانوں نے مصر کی ازہر یونیورسٹی کے علماء سے ایک خط کے ذریعے دریافت کیا ہے۔ کہ آجکل ہمارے ملک کے لحاظ سے ۲۲ گھنٹوں کا ایک دن ہوتا ہے۔ اس صورت میں ہم رمضان کے روزے کس طرح رکھیں۔ ہندو اور انگریزی اخبارات نے ایسے انداز سے اس پر تنقید کی تھی۔ گویا یہ ایک ایسا مشکل سوال ہے جس کا اسلام میں کوئی حل موجود نہیں۔ نئی دہلی کے موقع پر یو۔ پی کے ایک دوست کے سوال کے جواب میں میں نے پہلے بھی بتایا تھا۔ کہ درحقیقت یہ اعتراض اسلام پر نہیں بلکہ دوسرے مذاہب پر پڑتا ہے۔ کیونکہ روزے صرف اسلام میں ہی نہیں بلکہ ہمیشہ تمام مذاہب میں پائے جاتے ہیں عیسائیوں میں بھی روزے رکھنے کا حکم پایا جاتا ہے۔ انجیل کے متعدد حوالوں سے ثابت ہے۔ کہ حضرت موسیٰ حضرت داؤد اور خود حضرت مسیح علیہ السلام بھی روزے رکھا کرتے تھے۔ بلکہ انجیل میں تو ایک جگہ آتا ہے کہ گناہ کا دیو روزہ رکھنے سے ہی نکل سکتا ہے۔ اسی طرح ہندوؤں میں بھی روزے کا طریق موجود ہے۔ گو اسلام کی طرح نہیں ہے۔ مگر خواہ ایک ہی روزہ ان میں ہو بہرحال یہ اعتراض ان پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ بعض علاقوں میں چھ چھ مہینوں کا ایک دن بھی ہوتا ہے اب ایسے علاقوں میں وہ کس طرح روزہ رکھ سکتے ہیں؟ پس یہ اعتراض درحقیقت ہم پر نہیں بلکہ دوسرے مذاہب پر پڑتا ہے۔ کیونکہ عیسائیت کے نزدیک بھی گناہ کا دیو روزے کے بغیر نہیں نکلتا۔ اور خود حضرت مسیح روزے رکھتے رہے ہیں۔ اور ہندوؤں میں بھی روزے موجود ہیں۔ اگر ایک روزہ بھی ہو پھر بھی جس علاقہ میں چھ ماہ کا ایک دن ہے۔ وہاں متواتر چھ ماہ کا روزہ رکھنا پڑیگا۔ اگر بارہ روزے رکھنے ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چھ سال تک متواتر روزے رکھے جائیں۔ ہمارے مذہب میں تو اس سوال کا جواب موجود ہے۔ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جب چھ چھ ماہ کے دن ہونگے۔ تو اس صورت میں روزہ کس طرح رکھا جائے اور نماز کس طرح ادا کی جائے۔ آپ نے فرمایا "اقدروا له قدره" (مشکوٰۃ کتاب الفتن) یعنی ایسی صورت میں ایک اندازہ مقرر کرلیا کرو۔ چوبیس گھنٹے کا دن اور رات فرض کرکے اس میں سے اندازہ کے مطابق روزہ رکھ لیا کرو۔ اسی طرح نماز کے متعلق بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اندازہ سورج کے حساب سے نہیں ہوگا۔ بلکہ گھنٹوں کے حساب سے ہوگا یعنی یہ دیکھ لیا جائیگا۔ کہ وسط دنیا میں نمازوں کے کیا اوقات ہیں۔ ان سے اندازہ لگا کر نماز ادا کرلی جائیگی۔ یہ قانون ان ممالک کے لئے ہے۔ جہاں معتاد لیل و نہار کے وقت یعنی چوبیس گھنٹے سے زیادہ کا دن و رات ہوتا ہے۔ مثلاً تین تین ماہ کا دن ہے یا تین تین ماہ کی رات ہے۔ باقی رہا یہ کہ جہاں ۲۲ گھنٹے کا دن ہو۔ اور دو گھنٹے کی رات وہاں کیا کیا جائے۔ سو وہاں پر ۲۲ گھنٹے کا روزہ رکھنا چاہیئے۔ یہ آٹھ پہر کا روزہ ہوگا۔ اور یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں ہزاروں لوگ ایسے روزے رکھتے ہیں۔ پھر فن لینڈ جیسے ملک میں تو یہ سہولت بھی ہے۔ کہ اگر ۱۸ سال تک انہیں ۲۲ گھنٹے کا روزہ رکھنا پڑتا ہے۔ تو اس کے بعد متواتر ۱۸ سال غیر معمولی طور پر چھوٹا یعنی صرف چار گھنٹے کا روزہ رکھنا پڑیگا۔ گویا بائیس گھنٹے کے روزے کی کسر دوسری طرف نکل جائیگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو متواتر ایک مہینہ تک وصال کے روزے بھی رکھا کرتے تھے۔ یعنی افطاری کے وقت صرف روزہ کھول لیتے تھے۔ لیکن کھانا نہ کھاتے تھے۔ اور اسی حالت میں اگلے دن پھر روزہ رکھ لیتے۔ صحابہ کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کا اتنا شوق تھا۔ کہ انہوں نے بھی ایسے روزے رکھنے کی اجازت چاہی۔ لیکن آپ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے تو خدا تعالیٰ خود اپنے پاس سے غذا کھلا دیتا ہے۔

باقی جو لوگ فن لینڈ کے مسلمانوں کے اس سوال پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ دراصل وہ خود اپنے مذہب سے واقف نہیں۔ فن لینڈ کے مسلمانوں میں تو ابھی اپنے مذہبی احکام پر عمل کرنے کا احساس باقی ہے۔ اسی لئے تو انہوں نے یہ سوال دریافت کیا۔ لیکن وہاں کے رہنے والے عیسائیوں کو تو کبھی اپنے مذہب پر عمل کرنے کا احساس ہی نہیں ہوا۔ مسلمانوں کا یہ احساس ان کی نیکی پر دلالت کرتا ہے۔ نہ کہ ان کے نقص پر۔

دوسرا سوال فن لینڈ کے مسلمانوں نے ازہر یونیورسٹی کے علماء سے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ وہاں کی اسلامی آبادی میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ہیں۔ لیکن ملکی قانون ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں مسلمان عورتیں غیر مسلموں کے ساتھ شادی کر سکتی ہیں یا نہیں۔ اس سوال پر بھی ہنسی اڑائی گئی ہے۔ حالانکہ تعدد ازدواج کا مسئلہ خود عیسائی دنیا میں بھی سترھویں صدی تک موجود رہا ہے۔ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی ممانعت تو عیسائیوں کی صرف اسی زمانہ کی پیداوار ہے۔ لیکن اس زمانہ میں بھی صرف یورپ میں یہ رائج ہے۔ ورنہ یہی عیسائی پادری جب افریقہ جاتے ہیں۔ تو وہاں غیر محدود تعداد میں شادیاں کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ چنانچہ افریقہ کے عیسائیوں کی سو سو بیویاں موجود ہیں۔ لیکن وہاں کے پادریوں نے کبھی اسکی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ خود انہوں نے اسکی اجازت دے رکھی ہے۔ اور یہ بات ہمارے مبلغین کیلئے ایسے لوگوں کو مسلمان کرنے میں روک بن جاتی ہے۔ پس ایک شادی کرنا ہرگز عیسائیوں کا مذہبی مسئلہ نہیں ہے۔ باقی رہا یہ کہ فن لینڈ کے مسلمان کیا کریں۔ سو کسی مذہب میں دست اندازی جائز نہیں ہاں اگر ایک ملک میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی ممانعت ہے تو جو مسلمان باہر سے وہاں جائیں گے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اس قانون کی پابندی کریں۔ مثلاً امریکہ میں اگر یہ صورت ہو۔ تو وہاں جانے والے کو اس قانون کی پابندی کرنی چاہیئے۔ لیکن فن لینڈ میں یہ صورت نہیں ہے وہاں پہلے سے مسلمان رہتے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ بلکہ کسی زمانہ میں تو اکثریت مسلمانوں کی ہوتی تھی۔ اس ملک میں حکومت کے لئے بالکل مناسب نہیں۔ کہ وہ مذہب میں دخل اندازی کرے۔ اور اگر وہ ایسا کرتی ہے۔ تو وہاں کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قانون کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔ جہاں تک سیاسیات کا تعلق ہے۔ ہم قانون کا احترام کرینگے۔ اور جو بھی حکم وہاں کی حکومت دیگی۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس پر عمل کرے۔ لیکن کسی کے مذہبی احکام میں دخل اندازی حکومت کے لئے قطعاً جائز نہیں۔ تیرہ سو سال تک عیسائی مسلمانوں کے زیر نگیں رہے۔ لیکن مسلمانوں نے کبھی عیسائیوں کے مذہب میں دخل اندازی نہیں کی۔ بلکہ عیسائیوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے عیسائی قاضی مقرر کرتے رہے۔ لیکن عیسائیوں کے ہاتھ میں صرف ڈیڑھ سو سال سے حکومت آئی ہے۔ لیکن انہوں نے اسلام کے مذہبی احکام میں دخل اندازی شروع کر دی ہے۔ اور پھر کہا یہ جاتا ہے۔ کہ مسلمان ظلم کرتے رہے ہیں۔ اور عیسائیوں میں رواداری پائی جاتی ہے۔

اس کے بعد حضور اٹلی کے ایک نو مسلم دوست کے ساتھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ (خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اضلاع سرگودھا و گوجرانوالہ کا دورہ

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا و ضلع گوجرانوالہ کے معائنہ کے لئے مکرم میاں عبد الحی صاحب واقف زندگی کو مرکز کی طرف سے بھیجا جا رہا ہے۔ میاں عبد الحی صاحب اپنے دورہ میں قائم شدہ مجالس کا مکمل معائنہ کریں گے۔ اور مجلس کے پروگرام کے متعلق ہدایات دیں گے۔ نیز چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی بھی کریں گے۔ اور جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس قائم نہیں ہوئی۔ وہاں خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لائیں گے۔ میں تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا و گوجرانوالہ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ مکرم میاں عبد الحی صاحب سے ان کے اس دورہ میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اسلامی تعلیم کی بعض خوبیوں کا اعتراف اخبار آریہ گزٹ میں

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

(۱)

عورتوں کا دائرہ عمل

آریہ سماج نے اپنے ہاں عورتوں کو جو غیر فطری آزادی دی تھی۔ اس کا تلخ تجربہ ان کو ہو چکا ہے۔ اس لئے اب "آریہ گزٹ" اپنی قوم کو "چیتاونی" دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

"قدرت نے دونوں کے استری اور مرد کے کام بانٹ دیئے ہیں۔ باہر کے کام مرد کرے۔ اور گھر کے استری جانی" (آریہ گزٹ ۸ ستمبر ۱۹۴۶ء)

کیا یہی وہ بات نہیں جو دین فطرت اسلام نے روز اول سے کہی ہے۔ اور جس پر آج لوگ اعتراض کرتے آئے ہیں؟ سچ ہے ؎

آنچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

(۲)

بیواؤں کی شادی اور ویدک دھرم

اسلام نے وانکحوا الایامی منکم میں بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادی کا حکم دیا۔ پنڈت دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں بیواؤں کی دوبارہ شادی پر اعتراض کئے۔ اور بزعم خویش اس کے متعدد نقصان گنوائے۔ اس کے مقابل انہوں نے نیوگ کی قابل اعتراض رسم کو جاری کرنا چاہا۔ ویدک دھرم کی تعلیم کا خلاصہ انہوں نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں بایں الفاظ ذکر کیا کہ

"دوج یعنی برہمن کھشتری اور ویش پہلے تین ورنوں کو دوسری بار بیاہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دوبارہ شادی صرف شودروں کے لئے بتائی گئی ہے۔ کیونکہ یہ ورن علم وغیرہ سامان سے بے بہرہ ہوتا ہے۔" (دیکھو بھومکا اردو ص ۳۰۲)

سوامی دیانند جی نے بیواؤں کی شادی کو ناجائز قرار دے کر نیوگ جاری کرنا چاہا مگر چونکہ وہ غیر فطری تعلیم تھی۔ اس لئے خود آریہ سماجیوں نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ انہوں نے عقیدۃً وعملاً نکاح بیوگان کے طریق کو ہی قبول کیا۔ "آریہ گزٹ" لکھتا ہے

ویدک دھرم نے نوجوان بیواؤں کو بھی شادی کی اجازت دی ہے۔ اور ودھوا وواہ کو بمشکل تمام ہندو سوسائٹی میں جاری کرایا ہے" (آریہ گزٹ ۸ ستمبر ۱۹۴۶ء)

اس سے ظاہر ہے کہ بانی آریہ سماج اپنے مقصد میں ناکام رہے اور آریہ سماجیوں نے نکاح بیوگان کے بارے میں بھی اسلام ہی کی مطابق فطرت تعلیم کو قبول کیا ہے دیانند جی کے نیوگ کو قبول نہیں کیا۔

(۳)

"آریہ گزٹ" کی غلط فہمی

الفضل ۲۵ جولائی میں سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے مندرجہ ذیل الفاظ آریہ گزٹ نے نقل کئے ہیں۔

"طلاق اور خلع کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ جن کی اولاد موجود ہوگی۔ جب وہ بڑے ہونگے تو ان پر کیا اثر پڑیگا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی اختیار کر لی تھی۔"

اور اس پر لکھا ہے کہ "قادیان جماعت کے موجودہ خلیفہ کو ان کے مذہب میں طلاق کی اجازت ہے۔ مگر وہ اس رسم کو کتنا اخلاق کو تباہ کرنے والی سمجھتے ہیں۔ یہ ان کے ہی لفظوں میں پڑھیں؟" (آریہ گزٹ ۲۵ اگست)

معلوم ہوتا ہے کہ آریہ گزٹ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ یا اس نے عمداً غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اس سارے خطبہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اسلام طلاق کی عام اجازت نہیں دیتا۔ اس نے ناچاقی کے اس آخری علاج سے پیشتر اصلاح کے لئے بہت سے مراحل مقرر کئے ہیں۔ جو لوگ ان ذرائع کو اختیار نہیں کرتے۔ اور بلا وجہ یا معمولی معمولی بات پر طلاق دے دیتے ہیں۔ وہ دراصل اسلامی تعلیم کی خلاف ورزی کرتے ہیں گویا کسی عضو کا جسطرح آخری علاج کاٹ دینا یا اپریشن کرانا یا اس عضو کو کاٹ دینا ہے۔ اسی طرح طلاق ہے۔ عضو کٹوانے کو کون پسند کرتا ہے مگر اسکے آخری علاج ہونے کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ اور پھر باوجودیکہ یہ علاج ہے۔ اسکے عام ہونے کو کون پسند کرے گا۔ اسی طرح اس خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے طلاق کے بلا وجہ عام ہونے کی مخالفت فرمائی ہے۔ جو الفاظ "آریہ گزٹ" نے نقل کئے ہیں۔ ان میں بھی یہ ہے کہ "طلاق اور خلع کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں" اسلام وسطی مذہب ہے وہ نہ یہ اجازت دیتا ہے۔ کہ مرد و عورت کی زندگی خواہ کتنی تلخ ہو خواہ وہ ایک دوسرے کے کتنے دشمن ہو جائیں۔ وہ ضرور ازدواجی زنجیر میں جکڑے رہیں۔ اور نہ ہی وہ یہ اجازت دیتا ہے۔ کہ بات بات پر مسلمانوں میں طلاق وخلع کا رواج ہو جائے۔ یہی طریقہ فطرت کے مطابق ہے۔ اسی کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ اور اسی تعلیم کو آخرکار آریہ سماج اختیار کرنے پر مجبور ہوگی۔

(۴)

ویدک دھرم اور رشتہ ازدواج کا انقطاع

ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ لکھتے ہیں۔ "ویدک شادی ایک آدرش چیز ہے جو ایک ان ٹوٹ بندھن [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک روایت

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک روایت چوہدری بدرالدین صاحب مرحوم سکنہ لاہوں سے بوساطت ان کے بیٹے چوہدری جمال الدین احمد صاحب پہنچی ہے۔ اور اس کی تحریری تصدیق حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے کی ہے جو کہ میرے پاس موجود ہے۔

حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔ "حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اپنی مرض الموت کی ابتدا میں اپنے مکان میں ہی مطب فرماتے بیٹھتے اور درس دیتے تھے۔ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ کچھ بات کر رہے تھے۔ اور سب دوست توجہ سے سن رہے تھے۔ تو میں بغیر بلند آواز سے سلام کرنے کے دبے پاؤں آگے بڑھا۔ لیکن حضرت مولوی صاحب نے مجھے دیکھ لیا۔ تو آپ نے میری طرف رخ کرکے سلام علیکم فرمایا اور فرمایا کہ میں یہ بات کر رہا تھا کہ مسند امام احمد بڑی اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ مگر آپ کے دو شاگردوں کی وجہ سے اس میں بعض غیر معتبر روایات شامل ہو گئی ہیں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں صحاح کو سامنے رکھ کر ان کو چھانٹ کرکے اس کتاب کو اس نقص سے پاک کر دوں۔ مگر اب میرے سپرد ایسا کام ہو گیا ہے۔ کہ مجھے دوسرے کاموں کی فرصت کم ملتی ہے۔ اور عمر کا تقاضہ بھی ایسا ہی ہے۔ پس اب مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ (حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب) کو ان کے مگر ساتھ ہی (اشارہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف تھا) جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور میں (حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا) خداوند تعالےٰ توفیق دے تو اس کام کو ضرور کرنا۔ خدا آپ کو بہت بڑا اجر دے گا۔ اس بات پر مکرم چوہدری بدر بخش صاحب مرحوم (اس وقت آپ کا نام بدر بخش تھا) جو سنتے ہیں بالکل میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے نے اٹھ کر حلقے کا نصف دائرہ طے کرکے میرے پاس آکر میرے کان میں کہا۔ کہ مولوی صاحب یہ بڑی قابل قدر بات ہے۔ اس کو ضرور نوٹ کر لیں چنانچہ انکے کہنے پر میں نے کاپی نکالی۔ اور حضرت مولوی صاحب کی یہ بات لکھ لی۔ اور اس وقت میں نے اس مجلس کے آدمیوں کو شمار کیا۔ جو ساٹھ آدمی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور خاکسار کو چھوڑ کر" ۔ خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان

کو دھارن کرتے ہیں۔ اگر کوئی جوڑا اس پر آچرن نہیں کر سکتا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسے بگڑے لوگوں کی خاطر آدرش بدلے جائیں۔" (آریہ گزٹ ۲۵ راگست)

آریہ دوسرے لوگوں کے سامنے یہی کہتے ہیں۔ کہ میاں بیوی کا تعلق ناقابلِ شکست ہے۔ مگر اپنی عملی زندگی میں نہ وہ اسے نبھا سکتے ہیں۔ اور نہ نبھا رہے ہیں۔ لاکھوں ہندو عورتیں اپنے خاوندوں کے مظالم کا تختۂ مشق بن رہی ہیں۔ اور ان کی خلاصی کے لئے ویدک دھرم میں کوئی راستہ نہیں ہے۔ لاکھوں ہندو مرد اپنی عورتوں سے سخت بیزار اور نالاں ہیں۔ مگر محض گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں۔ اور اپنے اوپر عرصۂ عافیت تنگ پاتے ہیں۔ یہ تو عملی زندگی کا حال ہے۔ جسے ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آیئے اب ویدک قانون کا بھی جائزہ لیں۔ بانی آریہ سماج جناب دیانند جی لکھتے ہیں:۔

"عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس۔ اولاد ہو کر مر جائے تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارھویں برس تک۔ اور جو بدکلام بولنے والی عورت ہو۔ تو جلد ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔ ویسے ہی اگر مرد تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے۔ کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اس بیاہے خاوند کی وارث اولاد پیدا کر لے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۴ صفحہ ۱۹۹)

اب ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ بتلائیں۔ کہ اگر "پتی پتنی کا سمبندھ اٹوٹ ہے" تو "یہ چھوڑ کر" دوسری جگہ جانے کے کیا معنی ہیں۔ اگر یہ طلاق کی تلقین نہیں تو پھر اس کے معنے یہی ہیں کہ اس عبارت میں تعددِ ازدواج کا حکم ہے۔ گویا آریہ عورت کا خاوند بھی کئی اور عورتوں سے تعلق پیدا کریگا۔ اور آریہ عورت بھی بیک وقت کئی خاوندوں کی بیوی بن سکے گی۔ کیا اس قسم کی بھیانک تعلیم پر مشتمل ویدک دھرم کے متعلق یہ کہنا روا ہے کہ اس نے ازدواجی رشتہ ایسے مقدس رشتہ کا کچھ بھی لحاظ کیا ہے۔ ہمیں اس اقتباس اور ایسے ہی دوسری آرین ہدایات کی تشریح کرتے ہوئے حجاب ہے۔ اس وقت صرف جناب ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ سے یہ سوال ہے۔ کہ وہ بتائیں کہ یہ اقتباس طلاق کی تعلیم پر مشتمل ہے یا تعددِ زوجات و ازدواج کی تعلیم پر؟

(۵)

دھرم اور انصاف کی خاطر ہتھیار اٹھانا

آریہ گزٹ لکھتا ہے:۔

"کوروکشیتر کے میدان میں فریقین کی فوجیں آمنے سامنے صف آرا تھیں۔ لڑائی شروع ہونے کو تھی۔ بھگوان کرشن جی نے ارجن کا رتھ میدان کے عین درمیان میں لاکر کھڑا کر دیا۔ ارجن نے جب اپنے بھائیوں کو اپنے سامنے دیکھا۔ تو لڑنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت بھگوان نے ارجن کو گیتا کا اپدیش دیا۔ اور بتایا۔ کہ اس کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ دھرم اور انصاف کی خاطر اسے ہتھیار اٹھانا چاہیئے۔ ارجن اس اپدیش سے متاثر ہوا۔ اور لڑائی میں فتح حاصل کی۔" (آریہ گزٹ ۱۲ رمئی ۱۹۴۶ء صفحہ ۲)

اس اقتباس کو درج کرنے سے ہمارے دو مقصد ہیں۔ (۱) آریوں پر واضح کیا جائے کہ وہ مظلوم مسلمانوں کی دفاعی جنگوں پر اعتراض کرنے میں غلطی پر تھے۔ کیونکہ اگر جنگ، مظلوم کی دفاعی جنگ بھی ممنوع ہوتی۔ تو کرشن جی یہ اپدیش نہ دے سکتے تھے۔ (۲) اس وقت آریہ لوگ اس قسم کی تحریروں سے اپنی قوم کو ابھار رہے ہیں۔ اور انہیں مسلمانوں سے برسرپیکار ہونے پر آمادہ کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے اس طریقِ کار سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ اسلام ظالم بننے سے روکتا ہے۔ مگر وہ کرشن جی کے الفاظ میں دھرم اور انصاف کی خاطر ہتھیار اٹھانے کی بھی اجازت دیتا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان آریوں کی اس قسم کی تحریکات کا شکار نہ بنیں۔

ایران کے شیعہ علماء قرآن کریم کو محفوظ مانتے ہیں

(از مکرم مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل مجاہد ایران)

شیعوں کی نہایت معتبر حدیث کی کتاب اصول کافی میں لکھا ہے کہ موجودہ قرآن مجید وہ قرآن مجید نہیں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا۔ بلکہ وہ امام قائم یعنی مہدی موعود کے پاس ہے۔ چنانچہ حضرت جعفر صادق کی روایت ہے۔

اذا قام القائم علیہ السلام قرأ کتاب اللہ عزوجل علی حدہ واخرج مصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام وقال اخرجہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال ھذا کتاب اللہ عزوجل کما انزلہ اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وقد جمعت بین اللوحین فقالوا ھو ذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لا حاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھذا ابداً۔

یعنی امام قائم "یعنی مہدی موعود علیہ السلام آئیں گے۔ تو وہ قرآن کو علیحدہ پڑھیں گے۔ اور وہ مصحف نکالیں گے۔ جس کو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔ حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں۔ کہ جس وقت حضرت علی اس کے لکھنے سے فارغ ہوئے تھے۔ تو آپ لوگوں کے پاس لائے۔ اور فرمایا۔ کہ یہ قرآن اسی طرح ہے۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا۔ میں نے اس کو جمع کیا ہے۔ تو لوگوں نے کہا۔ کہ ہمارے پاس یہ مصحف جامع ہے۔ جس میں سارا قرآن لکھا ہے۔ ہمیں آپ کے مصحف کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ خبردار اللہ کی قسم تم پھر آج کے دن کے بعد اس کو کبھی نہیں دیکھو گے۔ اسی کے مطابق آج سے پچاس سال قبل لکھنؤ کے ایک مجتہد فتویٰ بھی دے چکے ہیں۔ مگر اب ایران میں جو شیعوں کا مرکز ہے۔ "انجمن تبلیغات اسلامی" کی طرف سے ایک کتاب بنام "نور دانش" شائع ہوئی ہے اس میں قرآن مجید کے نزول کی کیفیت اور جمع کرنے کے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ سید مرتضیٰ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ کہ قرآن رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں جس طرح تھا۔ آج بھی اسی طور پر ہے۔" اور اس پر یہ دلیل ہے۔ کہ قرآن نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں مورد تدریس تھا۔ اور حفظ کیا گیا تھا۔ اور صحابہ کے ایک گروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حفظ کیا۔ اور آپ کو سنایا تھا۔ اور صحابہ کے ایک گروہ جیسے عبداللہ بن مسعود۔ ابی بن کعب وغیرہما نے کئی بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے قرآن کو ختم کیا۔

یہ سب امور اس امر پر دلیل ہیں۔ کہ قرآن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ہی جمع اور مرتب تھا۔ اور یاد کیا گیا تھا۔ اور اس میں پراگندگی بالکل نہیں تھی۔ پھر آگے لکھا ہے۔ جمعی کہ از شیعہ و حشویہ دریں موضوع مخالفت کردہ اند مورد اعتنا نیستند زیرا مخالفت دریں موضوع منسوب است بجمعی از اصحاب حدیث و اخبار ضعیفی دریں موضوع نقل کردہ اند بگماں اینکہ صحیح است۔ یعنی شیعہ و حشویہ کی ایک جماعت نے قرآن کے محفوظ ہونے میں مخالفت کی ہے۔ لیکن وہ قابل اعتنا نہیں۔ کیونکہ اس بارہ میں مخالفت اصحاب حدیث کی طرف سے پائی جاتی ہے۔ اور انہوں نے اس بارہ میں ضعیف خبریں نقل کی ہیں۔ اس گمان سے کہ یہ صحیح ہیں۔

(کتاب نور دانش صفحہ ۵۸ مطبوعہ طہران ۱۳۶۵ھ)

اس سے ثابت ہے کہ شیعہ روایات احتیاط سے جمع نہیں کی گئیں۔ اور ہر کس و ناکس کی روایت کو درج کر لیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے شیعہ لوگ جادۂ حق سے دور ہو گئے۔ کیونکہ اصول کافی شیعوں کے نزدیک بخاری کی طرح ہے۔ جب اس کی روایات کی *

* موجودہ شیعہ علماء دھجیاں اڑا رہے اور انہیں ضعیف قرار دے رہے ہیں۔ تو اور کسی کا کیا اعتبار ہے۔ نیز [illegible] کہ مندرجہ [illegible] سے شیعہ علماء کا قرآن مجید کے غیر محفوظ ہونے کا خیال بالکل غلط تھا۔

انڈونیشیا میں اسلام کیونکر پھیلا

از مکرم مسعود احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی

(۲)

تاجروں کیساتھ ساتھ خالص تبلیغی جماعتیں بھی ان ممالک میں آنی شروع ہوگئیں۔ اور بہت سے مبلغین اسلام جذ انعام (؟) سے بشارتیں پاکر اپنے وطنوں کو ہمیشہ کیلئے خیرباد کہہ ان ممالک میں آباد ہو گئے۔ چنانچہ بارھویں اور تیرھویں صدی میں ہندوستان میں اس قسم کے بزرگان دین آگئے۔ اور انہوں نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں عظیم الشان کام انجام دیئے۔ اور ایسے بزرگان کے مقابر اور مزار اس ملک کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں۔ مبلغین کا سلسلہ ہندوستان تک ہی محدود نہ رہا۔ بلکہ بعض بزرگ جزیرہ نما ملایا اور مشرقی جزائر میں بھی پہنچے سماٹرا پہنچنے والے مبلغین میں سے شیخ اسمٰعیل کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یہ بزرگ مدینہ منورہ سے یہاں آئے۔ اور شمالی ساحل پر اپنا ڈیرہ جمایا۔ اور کثرت سے لوگوں کو مسلمان کیا۔ غالباً انہی کی تبلیغی کوششوں کے نتیجے میں چودھویں صدی کے وسط میں سماٹرا میں سب سے پہلے اچین کا راجہ مسلمان ہوا۔ چنانچہ ۱۲۹۲ء میں جب مارکو پولو سماٹرا پہنچا تو شمالی ساحل پر اسلام پھیل چکا تھا۔ مارکو پولو سے پچاس پچپن سال بعد مشہور عرب سیاح ابن بطوطہ یہاں آیا۔ اور اس نصف صدی کے عرصہ میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو ان کی تبلیغی کوششوں میں نمایاں اور غیرمعمولی کامیابی عطا کی۔ اچین کے بعد چودھویں صدی کے ابتدائی سالوں میں سمدرا کا بادشاہ جس کا نام مارا سیلو تھا مسلمان ہوگیا۔ اور اس نے ملک الصالح کا لقب اختیار کیا۔ ریلین کے بادشاہ کی لڑکی سے اس نے شادی کرلی اور اس طرح دو مسلمان حکومتیں سماٹرا میں باہم اتحاد و اتفاق کے ساتھ قائم ہوگئیں۔

یہ مسلمان بادشاہ پوری طرح اسلام پر عامل تھے۔ اور اشاعتِ اسلام کا درد اپنے اندر رکھتے تھے۔ ابن بطوطہ جب سماٹرا میں پہنچا ہے تو ملک الصالح کا پڑا لڑکا ملک الظاہر سماٹرا کا بادشاہ تھا۔ ابن بطوطہ نے جو بیان اس کے متعلق اپنے سفرنامہ میں درج کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پکا مسلمان تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

سلطانُ الجاوۃ وھو السلطان الظاھر من فضلاء الملوک و کرمائھم۔ شافعی المذھب۔ محبّ فی الفقھاء یحضرون مجلسہ للقرآئۃ والمذاکرۃ وھو کثیر الجھاد والغزو متواضع۔ یاتی الیٰ صلوٰۃ الجمعۃ ماشیا علی قدمیہ و اھل بلادہ شافعیۃ محبون فی الجھاد۔ یخرجون معہ تطوعاً وھم غالبون علیٰ من یلیھم من الکفار والکفار یعطونھم الجزیۃ علی الصلح

یعنی جاوا کا بادشاہ الملک الظاہر فاضل اور شریف بادشاہوں میں سے ہے۔ علماء اور فقہاء اس کو عزیز جانتے ہیں اور وہ خود ان کی بہت عزت کرتا ہے۔ اور ہر وقت وہ اس کی مجلس میں بحث اور گفتگو کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ تمام اردگرد کے علاقہ کو اس نے فتح کیا ہوا ہے۔ اور تمام کافر رعایا اس کو جزیہ ادا کرتی ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ یہاں ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ ابن بطوطہ نے الملک الظاہر کو جاوا کا بادشاہ لکھا ہے۔ حالانکہ وہ سمدرا (سماٹرا) کا بادشاہ تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے سماٹرا کا جزیرہ بھی جاوا کے نام سے مشہور تھا۔ جو کتبے اور دیگر آثار قدیمہ Padang Highlands میں ساتویں صدی عیسوی سے قبل کے زمانے کے برآمد ہوئے ہیں۔ ان میں بھی اس جزیرے کا نام "جاوا اول" ہی مذکور ہے۔ نیز مارکو پولو جب ۱۲۹۲ء میں یہاں پہنچا تو اس نے اس جزیرے کو جاوا کے نام سے مشہور پایا کیونکہ اس نے بھی اس کا ذکر "Java Minor" کے نام سے کیا ہے۔ چنانچہ چودھویں صدی میں بھی یہ جزیرہ اسی نام سے مشہور تھا۔ جس کی تصدیق ابن بطوطہ کے سفرنامہ سے ہوتی ہے۔ پندرھویں صدی کے آخر میں اس کا نام سماٹرا پڑا۔ جو غالباً اس کے مشہور شہر سمدرا سے ماخوذ ہے۔ سب سے پہلے یورپ میں یہ جزیرہ سماٹرا کے نام سے ۱۵۰۵ء میں ایک اطالوی سیاح Ludovico de Varthema کے ذریعہ متعارف ہوا۔ ورنہ اس سے پہلے یہ "چھوٹا جاوا" ہی کہلاتا تھا۔

پاسی کی ریاست پر پہلے ہی سے ایک مسلمان حکومت کر رہا تھا یہاں کا حاکم ملک الصالح کا چھوٹا لڑکا تھا۔ ماراسیلو (ملک الصالح) نے اپنی حکومت اپنے دونوں بیٹوں میں تقسیم کردی تھی۔ ایک شاہ سمدرا کہلاتا تھا۔ اور دوسرا شاہ پاسی یہ دونوں پکے مسلمان تھے۔

پندرھویں صدی کے آغاز میں لمبری کا راجہ بھی معہ رعایا کے مسلمان ہوگیا اور اس طرح تمام جزیرے پر مسلمان حکومتیں قائم ہوگئیں۔ وہاں کی حکومت وہیں کے لوگوں کے ہاتھوں میں رہی۔ تبدیلی یہ ہوئی کہ یہ اقتدار اور حکومت اسلام کی آغوش میں آکر فطرت کے مطابق ڈھل گئی۔ اور خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاکر خدا کے نزدیک دوہرے اجر کی مستحق ہوگئی۔ کیونکہ وہ بادشاہ جو ایمان لائے۔ اپنی رعایا کے ایمان لے آنے کے ثواب میں بھی شامل ہوئے۔

عین اس زمانے میں جبکہ سماٹرا میں اسلام زور شور سے پھیل رہا تھا۔ جزیرہ نما ملایا میں بھی اس کی تبلیغ و اشاعت ہو رہی تھی۔ میجر ایم بی فائر نے اپنی کتاب Perak & The Malays (London 1878) میں جو کچھ ملایا میں اشاعت اسلام کے بارے میں لکھا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام ان جزائر میں قدیم زمانہ سے ہی ہندوستان کے سواحل پر سے ہوتا ہوا عرب تاجروں کے ذریعہ پہنچنا شروع ہوگیا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"کرافرڈ نے جزیرہ نمائے ملایا کے باشندوں کے مسلمان ہونے کا زمانہ ۱۲۷۶ء لکھا ہے۔ تمام جزائر میں ان کے بہترین مسلمان ہونے کی شہرت ہے۔ عربوں اور مشرقی ساحل ہند کے مسلمانوں کی قدیم آمدورفت اور ہندو، بدھ۔ عیسائی اور بدھ پرستوں کے رات دن کے میل جول نے ان کو کشادہ دل اور بے تعصب مسلمان بنا دیا تھا"

الغرض وہ بیج جو صدیوں پیشتر عرب تاجروں نے بویا۔۔۔ جس کی آبیاری مبلغین اسلام نے صدیوں کی متواتر کوششوں سے کی۔ بالآخر ایک پودے کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور پھر ایک تناور درخت بن کر کثرت سے پھل لایا چنانچہ ۱۴۱۳ء میں جب ایک چینی سیاح سماٹرا میں آیا۔ اس نے تمام جزیرے کو مسلمان پایا۔ جس کا ذکر اس کے سفرنامہ میں محفوظ ہے۔ (باقی)

اسلم صاحب کی کتاب کے متعلق اعلان

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے ایک کتاب "مسیح کی واپسی" نظارت ھذا کی اجازت کے بغیر طبع کروا کر شائع کروائی ہوئی ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے دو عالموں کی رائے ہے کہ اس میں بہت سی اغلاط ہیں۔ نیز یہ کتاب بطور ناول کے لکھی گئی ہے۔ اس لئے نظارت ھذا اس کتاب کی اشاعت اور فروخت ممنوع قرار دیتی ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

ناظر تالیف و تصنیف

نظام کی پابندی کی عادت نوجوانوں میں پیدا کرو اور اس غرض کو باقی تمام اغراض پر مقدم رکھو (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

ہمارا سالانہ اجتماع اور ہماری مصروفیات

۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھش میدان دار الشکر قادیان میں - بروز جمعہ ہفتہ اتوار

شوریٰ

ایجنڈا مجالس کو عنقریب بھجوا دیا جائے گا مجالس اپنے ہاں اس پر غور کرکے اپنی رائے اپنے نمائندوں کے ذریعہ مرکز میں بھجوائیں گی۔ نمائندے مجالس کی رائے اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کے اجلاس میں پیش کریں گے۔

انتخاب صدر

صدر کا انتخاب ایک اجلاس میں ہوتا ہے جس میں صرف نمائندگان مجالس ہی رائے دے سکتے ہیں۔ اس مرتبہ وقت مقررہ کے اندر صرف حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا نام صدارت کے لئے پیش ہوا ہے۔ اس لئے اس اجلاس میں آئندہ سال کیلئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت کا اعلان ہوگا

ورزشی مقابلے

ورزش اجتماعی۔ نظر کا مقابلہ۔ اونچی آواز۔ مشاہدہ و معائنہ۔ سونگھنا۔ حفظ ذہنی۔ پیغام رسانی۔ ذہانت کا پرچہ۔ کلائی پکڑنا۔ پول والٹ۔ مختلف چھلانگیں۔ سو گز کی دوڑ۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔ رگڑ بچ وغیرہ

علمی مقابلے

ترجمہ قرآن۔ حفظ قرآن۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب سلسلہ۔ عام دینی معلومات۔ مقالہ۔ مضمون نویسی۔ وغیرہ قسم کے دلچسپ مقابلے ہوں گے۔

تقریرات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

اجتماع کا سب سے اہم حصہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر ہے۔ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہوتی ہے حضور بشرط صحت اور فراغت وقت اپنے خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے اور بہترین طریق عمل بتاتے ہیں

اخلاقی مقابلے

اسلامی اخلاق اور پھر ان کے استعمال کا محل اور موقع بتایا جائے گا مختلف اخلاق کو سوالات کی صورت میں پیش کیا جائیگا تاکہ خدام موقعہ و محل کے لحاظ سے اس کا صحیح استعمال کرنا سیکھیں

نمائندگان کی شمولیت

ہر مجلس کی طرف سے اس کے ارکان کی تعداد کے مطابق ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ شامل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ گذشتہ سال کم تعداد میں مجالس نے شرکت کی تھی۔ اس لئے ہر مجلس کوشش کرے کہ اجتماع میں اس کی نمائندگی ہو۔

تلقین عمل

ایک اجلاس میں مجالس اپنی مشکلات پیش کرتی ہیں۔ اور مرکز کی طرف سے ہر شعبہ سے متعلق اس کا حل بتاتا ہے۔ مگر اس قسم کی چیزوں کا پہلے مرکز میں موصول ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ مہتمم متعلق اس پر غور کرکے اس کا مناسب حل پیش کر سکے۔

اطفال احمدیہ کا پروگرام

خدام الاحمدیہ کی طرح اطفال کا علیحدہ پروگرام ہوگا۔ اس سال بیرونی مجالس کے اطفال کو بھی شرکت کی اجازت ہوگی۔ اس کے متعلق تفصیل کو الفضل مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاکسار مرزا رفیع احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قادیان میں زمین خریدنے والوں کے متعلق ضروری اعلان

قادیان میں بہت سے احباب نے سکنی قطعات خریدے ہوئے ہیں۔ مگر ابھی تک ان میں کوئی عمارت نہیں بنائی اور اس وجہ سے قادیان کی آبادی میں علاوہ بدزیبی کے غیر محفوظ صورت پیدا ہو رہی ہے۔ پس جیسا کہ قواعد میں صراحتہً درج ہے۔ ایسے جملہ دوستوں کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ یا تو عرصہ ایک سال کے اندر اندر اپنی زمینوں میں حسب قاعدہ مکان تعمیر کراویں اور یا کم از کم اپنی مجبوری ثابت کر کے استثنائی اجازت لیں ورنہ مطابق قواعد ان کا سودا منسوخ سمجھا جائیگا۔ اور اس صورت میں انہیں اپنی ادا کردہ قیمت کے سوا کوئی اور حق نہیں ہوگا۔ یہ انتظام قادیان کی آبادی کی خوبصورتی اور ترقی اور حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

وَصِیّتیں

نوٹ:۔ وصایا شائع کرنے سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۶۵۹:۔ منکہ محمد صدیق ولد چوہدری بابو خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ چھاپہ گری کپڑا عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ دوکانداری پر ہے۔ جس میں ہم تین کس یعنی والد صاحب اور برادر خورد چھپائی کپڑے کا کام کرتے ہیں جنکی آمد غیر معین ہے جس میں سے میں خود اپنی ماہوار آمدنی جو قریباً -/۳۰ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی آمدنی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات جسقدر میرے حصہ کی جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد صدیق موصی بقلم خود

گواہ شد: عطا محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگہ
گواہ شد: فضل دین سیکرٹری وصایا بنگہ

بانجھ پن کا شرطیہ علاج

فم رحم بند ہو۔ رحم میں سردی ہو۔ یا گرمی یا سوء مزاج خشک رحم کا یا گندا خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی کا یا بوجہ فربہی کے رحم میں چربی زیادہ ہو یا بہت لاغر عورت ہو۔ یا ریح غلیظ کا رحم میں پیدا ہونا مانع ہو۔ استقرار کو بغرض بفضل خدا ہماری دوائی سے مکمل طور پر آرام ہو جاتا ہے۔ اور گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس چالیس دن گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور الیسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتا ہے۔ اور بیمار کہہ دیتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک ایک قطرہ ہاتھ پر ملکر معدہ پر ہاتھ پھیرنے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حاد امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۸/ درمیانی شیشی ۱۸/ چھوٹی شیشی ۱۲/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ آج شام کو وائسرائے ہند اور مسٹر محمد علی جناح کے درمیان جو ملاقات ہونے والی ہے اس کے سلسلے میں آج مسلم لیگ اور کانگرس کے حلقوں میں خاص سرگرمی پائی جاتی ہے۔ مسٹر جناح نے کمیٹی آف ایکشن کے ممبروں سے نیز مسٹر لیاقت علی خاں جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ سے دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔ دوسری طرف عبوری حکومت کے تمام ممبر گاندھی جی کے کیمپ میں اکٹھے ہوئے۔ اور دیر تک ان سے مشورہ حاصل کرتے رہے۔ مولوی ابوالکلام آزاد بھی مسوری سے دہلی پہنچ گئے ہیں اور مشورے میں شریک ہوئے۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ خان افتخار حسین آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب کی کمیٹی آف ایکشن کا جلسہ بجائے آج ہونے کے اگلے جمعہ کو لاہور میں منعقد ہوگا۔

شیلانگ ۱۶ ستمبر۔ آسام کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں وزارتی سکیم کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک صوبوں کی خود مختاری اس سکیم کی ایک بنیادی چیز ہے۔ اور ہر صوبہ کو گروپ بندی میں شامل ہونے کے متعلق پوری آزادی حاصل ہے۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ آل انڈیا فارورڈ بلاک کی ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد میں کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد انگریزی اور دیگر غیر ملکی فوجوں کو ہندوستان سے بھیج دے۔ اور ملک کے فرقہ وارانہ فسادات میں ان فوجوں سے ہرگز مدد نہ لے۔ ایک اور قرارداد میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا ہے کہ نئی عبوری حکومت نے آزاد قبائل پر بمباری کرنے کا حکم واپس لے لیا ہے۔

کراچی ۱۶ ستمبر۔ امید کی جاتی ہے کہ اکتوبر کے شروع میں مسٹر لیاقت علی خاں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ کراچی جائیں گے اور سندھ کے انتخابات کے سلسلے میں پارلیمنٹری بورڈ کے مشورہ سے مسلم لیگی ممبر نامزد کریں گے۔ سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون صدر سندھ مسلم لیگ اسی سلسلے میں عنقریب مسٹر جناح سے مشورہ حاصل کرنے کے لئے دہلی آ رہے ہیں۔ مسٹر جی۔ ایم سید اور سندھ کانگرس کمیٹی کے لیڈر بھی کانگرسی زعماء سے مشورہ کرنے کے لئے دہلی آ رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ وزیر اعظم مصر صدقی پاشا نے بتایا کہ اینگلو مصری معاہدہ کی تجدید کرنے کے لئے کل پھر گفت و شنید شروع ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ دو ہفتوں کے اندر اندر سمجھوتہ ضرور ہو جائے گا۔

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ حکومت بمبئی نے ایک قانون کا مسودہ شائع کیا ہے جس کی رو سے چھوت چھات کو خلاف قانون قرار دیدیا جائے گا۔ اور جو لوگ اچھوتوں کو محض اچھوت ہونے کی وجہ سے شہری حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کریں گے انہیں سنگین سزائیں دی جائیں گی۔

پٹنہ ۱۶ ستمبر۔ حکومت بہار زمینداری سسٹم کو ختم کرنے کے لئے جو کارروائی کر رہی ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے صوبہ کے زمینداروں کا ایک جلسہ مہاراجہ دربھنگہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر زمیندارہ سسٹم کو اڑا دیا گیا تو صوبہ میں شدید بے چینی اور شورش نمودار ہو جائے گی۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ گاندھی جی ہمارے ساتھ انصاف کرانے کی کوشش کریں گے۔

بمبئی ۱۶ ستمبر۔ شہر کی حالت ابھی تک بدستور ہے۔ بلکہ بعض علاقوں میں فساد پھر بھڑک اٹھا ہے۔ کل صبح سے لے کر اس وقت تک ۱۶ آدمیوں کو چھرے گھونپے گئے۔ جن میں سے دو ہلاک ہو گئے۔ ۱۶۳ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ فساد کی ابتدا سے لیکر اس وقت تک ۲۶۲ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور ۱۹۱۷ مجروح ۲۹۶۵ اشخاص کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ مقامی ہفتہ وار اخبار استار کو حکومت نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ فساد کے سلسلے میں کوئی رپورٹ یا تصویر شائع نہ کرے۔ دیگر اخبارات کو بھی تنبیہ کر دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے بھی فساد کے متعلق خاص احتیاط سے کام نہ لیا۔ تو ان پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔

ڈھاکہ ۱۶ ستمبر۔ کچھ دنوں کے سکون کے بعد پھر فساد شروع ہو گیا ہے پانچ اشخاص کو چھرا گھونپا گیا۔ تین جگہ آگ لگا دی گئی۔ ۲۰ اگست سے لیکر اس وقت تک ۱۳۴ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

احمد آباد ۱۶ ستمبر۔ کل سے پھر فرقہ وارانہ فساد بھڑک اٹھا ہے بازاروں میں دیسی بم پھینکے جا رہے ہیں۔ ایک شخص پر چھرے سے حملہ کر دیا گیا۔ ایک اور شخص پر بجلی کا ایک بلب پھینکا گیا۔ جس میں تیزاب بھرا ہوا تھا۔ اس وقت تک تین آدمی مارے جا چکے ہیں۔ فساد زدہ رقبہ میں چوبیس گھنٹوں کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ گاندھی جی سے سوال کیا گیا۔ کہ نئی حکومت کی تشکیل پر خوشی منانی چاہئے یا نہیں۔ آپ نے کہا کہ جب تک ملک کو پوری آزادی نہ مل جائے۔ خوشی منانے کی کوئی خاص وجہ نہیں۔ اس وقت صرف اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ آزادی کا مل کا راستہ کھل گیا ہے۔ فرقہ وارانہ فساد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ اس پر ہر ہندوستانی کا سر ندامت سے جھک جانا چاہئے۔ ان فسادات کو دور کرنے کا میرے نزدیک یہی طریق ہے۔ کہ ملک کا ہر فرد اپنے آپکو صرف ہندوستانی سمجھے۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ آج ٹھیک ساڑھے پانچ بجے مسٹر جناح وائسرائے سے ملاقات کرنے کیلئے وائسریگل لاج میں پہنچے۔ بہت سے مسلمان آپ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ ملاقات پونے سات بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا میں وائسرائے سے پھر ملوں گا۔ لیکن ابھی نہیں کہہ سکتا کہ کب تک ملوں۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۹ دسمبر کو دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا۔

کراچی ۱۶ ستمبر۔ برطانوی ٹریڈ کمشنر نے ایک بیان میں کہا۔ عنقریب جلد دہلی میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت کے متعلق دونوں ممالک کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید شروع ہو جائیگی۔

مدراس ۱۶ ستمبر۔ ساؤتھ انڈین ریلوے کے ملازمین نے ایک عرصہ سے ہڑتال شروع کر رکھی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ بائیس ہزار ملازمین میں سے پندرہ ہزار واپس کام پر آ گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر۔ امپیریل بنک کے ملازمین نے پنڈت جواہرلال نہرو کی اپیل پر ہڑتال

شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم
پھولیلی حیدر آباد سندھ

تحریر فرماتے ہیں :-

" مجھے دس سال سے دمہ کی شکایت تھی۔ اس سے قبل میں بہت سے علاج کروا چکا ہوں۔ مگر مستقل طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایک دوست کے مشورہ سے میں نے دواخانہ نورالدین رضؓ سے علاج کرانا شروع کیا۔ میں یہ تحریر کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ بفضلہ مجھے چالیس فیصدی صحت ہو چکی ہے۔ اگر صحت کی یہی رفتار رہی تو مجھے امید ہے اللہ تعالےٰ مکمل صحت دیدیگا۔ اب اپنے جسم میں کافی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ (شیخ) عظیم الدین تاجر چرم حال وارد

— قادیان —